افزا ہے۔ نتیجہ شیخ الحدیث مولانا عبید اللہ صاحب نے سنایا۔ اس کے بعد راقم الحروف نے طلبہ کے سامنے ایک مختصر سی تقریر کی۔ اوران کو تعلیمی سلسلے میں کچھ مفید باتیں بتائیں۔ یکم محرم ۳۵۸ھ مطابق ۲۱ فروری ۳۹ء کو مدرسہ میں سہ ماہی تفریح کے لئے تعطیل رہی۔ تمام مدرسین وطلبہ روشن آرا باغ میں چلے گئے اور آزادی کے ساتھ کھیل کود، شعروشاعری وغیرہ دلچسپیوں میں مصروف رہے۔ ۱۲ بجے خاص باورچیوں کا تیار کیا ہوا کھانا پہنچا۔ جو وہیں باغ کے پر کیف اور فرحت بخش سبزہ زار میں بیٹھکر کھایا گیا۔ کھانے کے بعد نہایت شیریں اور لذیذ سنترے تقسیم ہوئے۔ نماز ظہر بھی باقاعدہ اذان وجماعت کے ساتھ وہیں ادا کی گئی۔ اس کے بعد کچھ لوگ شہر کی طرف چلے گئے اور کچھ باغ ہی میں رہ گئے اور شام کو واپس آئے۔ امتحان اور اس کی تیاری میں مصروفیت کی وجہ سے جو کچھ طبیعتوں میں اضمحلال اور دماغوں میں بوجھ پیدا ہو گیا تھا الحمدللہ کہ مہتمم صاحب کی اس عزت افزائی کی بدولت وہ سب دفع ہو گیا۔ اور پھر تازہ دم ہو کر سب نے ۲ محرم ۵۸ھ بروز چہارشنبہ سے اپنا کام شروع کردیا۔ اس امتحان میں مندرجہ ذیل طلبہ اپنی اپنی جماعت میں اول آئے۔

آٹھویں جماعت میں عبدالرحیم پنجابی	ساتویں جماعت میں عبدالرحیم پنجابی
چھٹی 〃 میں حافظ عبدالخالق جیپوری	پانچویں 〃 میں عبداللہ مبارکپوری
چوتھی 〃 میں رستم احمد بنگالی	تیسری 〃 میں میزان الرحمن بنگالی
دوسری 〃 میں محب اللہ بستوی	پہلی 〃 میں مقبول احمد اعظمی

ادنیٰ جماعت میں محمد شریف پنجابی

ہمارا یوم عاشوراء

محرم کی دسویں تاریخ مسلمانوں میں ایک تاریخی حادثہ (شہادت حضرت حسین رضی اللہ عنہ) کی وجہ سے ایک خاص شہرت واہمیت کی حامل ہو گئی ہے۔ اس موقع پر مسلمانوں میں جو جو بدعتیں اور نامشروع مراسم رائج ہو گئے ہیں، ان کے متعلق تو ہم اپنا فرض ادا کرتے ہوئے ایک اصلاحی مضمون شائع کر چکے ہیں۔ اسوقت ہمیں بتانا یہ ہے کہ جہاں بہت سے لوگ ناجائز امور کا ارتکاب کر کے اللہ کی نافرمانیاں اپنے سر لیتے ہیں۔ وہاں ایسے بھی اللہ کے بندے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی ہدایات پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی محرم کی دسویں تاریخ کو آج ماتم حسینؓ کے سلسلے میں جو کچھ نادان کرتے ہیں۔ وہ تو شرعاً ہرگز جائز نہیں۔ ہاں روزے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے خود بھی رکھا اور امت کو بھی رکھنے کی ترغیب دی۔ چنانچہ اسی حدیث کے ماتحت مدرسہ رحمانیہ کے اکثر طلبہ ومدرسین نے نویں ہی تاریخ سے روزہ رکھنا شروع کردیا۔ اور دسویں کو تو سب نے رکھا۔ یہانتک کہ چھوٹے چھوٹے بچوں نے بھی اس نیکی میں بڑے شوق سے حصہ لیا۔ اور شربت زمزم سے سب نے روزہ افطار کیا۔ انھیں روزہ داروں کے اعزاز میں شام کو مہتمم صاحب کی طرف سے بڑی شاندار دعوت ہوئی۔ دو دنبے نہایت فربے اسی دعوت کیلئے خریدے گئے تھے۔ اسی طرح ماہ ذی الحجہ کے عشرۂ اولیٰ خصوصاً عرفہ کے دن بھی تمام طلبہ واساتذہ نے روزہ رکھا تھا۔